Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۹۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۳ وفا ۱۳۵۴ہش ۔ ۳ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۵۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے مگر کمزوری ابھی چل رہی ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مکرمہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ ۸۳ فیصد رہا

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے ۲۷۱ طلباء امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۲۲۴ طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے نتیجہ ۸۳ فیصد رہا۔ الحمد للہ۔

عبدالسمیع خاں ابن عبدالرشید خاں صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ نے ۷۲۷ نمبر حاصل کر کے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔ شاہد جاوید ابن لال دین صاحب (ساکن آزاد کشمیر) ۷۰۴ نمبر حاصل کر کے دوم رہے اور سید ابراہیم منیب احمد ابن محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ۷۱۲ نمبر لے کر سوم رہے۔ بشارت احمد ابن مبارک احمد صاحب نے ۷۱۰ نمبر لے کر سکول میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سکول کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(تفصیلی نتیجہ انشاء اللہ کل شائع ہوگا)

ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان موسم خزاں ۲۹ اگست سے شروع ہوگا۔

٭ فیل شدہ امیدوار ۱۲ جولائی تک لیٹ فیس کے اور ۲۰ جولائی تک دوگنی فیس کے ساتھ داخلہ بھجوا سکتے ہیں۔

٭ نئے اور پرائیویٹ امیدوار ۱۵ جولائی تک اپنے داخلہ فارم بھجوا سکیں گے۔

ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ زندہ اور حقیقی نور حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے

یہ نور سچی قربانی اور ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں قرآن شریف پڑھتا ہوں شرک سے بیزار ہوں نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اسی دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔

یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپروا کر دیتا ہے مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے آہ! صد آہ!"

(ایام الصلح ص ۱۲ تا ص ۱۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ر ماہ وفا ۱۳۵۴ھ
۳ر جولائی ۱۹۷۵ء

اسلام اور اس کا حقیقی مفہوم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ اس کے نزدیک اب اصل دین اسلام ہے اور یہ کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کا اختیار کردہ دین ہرگز کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا جیسا کہ قرآن مجید کی آیات إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران آیت ۲۰) اور وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ (آل عمران آیت ۸۶) سے ثابت ہے۔

لیکن اسلام کو اختیار کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان محض زبان سے اسلام کو دین کے طور پر اختیار کرنے کا اقرار کرے۔ اس میں شک نہیں ایسا شخص عندالناس تو مسلمان شمار ہو سکتا ہے لیکن عنداللہ وہ محض زبانی اقرار کی وجہ سے مومن شمار نہیں ہوگا۔ مومن وہ اُسی وقت شمار ہوگا جب وہ اسلام کے اصل مفہوم کے مطابق اعمال صالحہ بجالا کر اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دے گا۔ جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری اور کامل دین اسلام خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں بھیجا اور اسے ہمیشہ ہمیش کے واسطے قائم فرمایا اُس وقت یہود اور نصاریٰ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ دین موسوی یا دین مسیحی قبول کرنے اور اس کے نتیجہ میں نجات حاصل کرنے کے لئے اُن کا ان دینوں پر زبانی ایمان لے آنا کافی ہے۔ چونکہ وہ خود نہ صرف بے عمل بلکہ بدعمل بن چکے تھے اس لئے انہوں نے نجات کے لئے صرف زبانی ایمان کو کافی سمجھ لیا تھا اور دعویٰ یہ کرتے تھے کہ وہ محض یہودی اور عیسائی ہونے کی وجہ سے ہی جنت میں داخل ہونے کے مستحق قرار دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:-

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ (البقرہ آیت ۱۱۲)

ترجمہ:- اور وہ (یعنی یہودی اور مسیحی اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے متعلق) کہتے ہیں کہ جنت میں سوائے ان کے جو یہودی ہوں یا مسیحی ہوں ہرگز کوئی (دوسرا) داخل نہیں ہوگا۔ یہ (محض) ان کی آرزوئیں ہیں۔ تُو انہیں کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو تو (اپنے اس دعوے کی) دلیل پیش کرو۔

اس سے مراد یہی ہے کہ چونکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے اعمال بگڑ چکے ہیں اور وہ محض زبانی دعوے کی رُو سے یہودی اور عیسائی ہیں اس لئے وہ محض ان مذاہب کی طرف لفظی نسبت کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اب جنت میں داخل وہ ہوں گے جو اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں اس درجہ محو کر دیں گے گویا انہوں نے خود کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے اور ان کا اپنا کوئی ارادہ، مرضی اور خواہش باقی ہی نہیں رہی اور پھر وہ اسلام کی ہر لحاظ سے کامل تعلیم کے مطابق بڑھ چڑھ کر اور خوب سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لائیں گے۔ بھلا ایسے اطاعت گزار اور تقویٰ شعار جنت میں داخل نہیں ہوں گے تو اور کون ہوگا؟ کیا وہ جو بداعمالیوں میں ملوّث ہونے کے باعث محض نام کے اعتبار سے اپنے یہودی اور عیسائی ہونے کے مدعی ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ (البقرہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ:- یاد رکھو (اسلام کو قبول کر کے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنوں کی رُو سے) جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بداعمال نہ ہو) تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے۔ اور اُن کو (یعنی ایسے باعمل مسلمانوں کو آئندہ کے متعلق) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ (کسی سابق نقصان پر) غمگین ہوں گے۔

اس آیۂ کریمہ کی رُو سے إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ اور وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ میں جس اسلام کا ذکر ہے اُس سے مراد وہ دینِ کامل یعنی اسلام ہے جس پر محض زبانی ہی ایمان نہ لایا جائے بلکہ اسلام کے اصل معانی کے بموجب اسے اختیار کرنے والا اس پر اس حد تک عمل پیرا ہو کہ اطاعتِ الٰہی میں کلّی طور پر محو ہو جائے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں ان معنوں کی رُو سے اسلام کے احیاء اور اس کے غلبہ کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں اس لئے آپ نے اسلام پر بہ تمام وکمال عمل پیرا ہونے کی اہمیت کو اپنے متبعین پر ایسے بصیرت افروز پیرایہ میں واضح فرمایا کہ ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم رُونما ہوئے بغیر نہ رہا۔ مثال کے طور پر ۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو آپ نے جماعت میں داخل ہونے والے بعض نئے احباب کی بیعت قبول کرنے کے بعد انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"تمہارا دین اسلام ہے۔ (لیکن یاد رکھو) اسلام کے معنے ہیں خدا کے آگے گردن رکھ دینا۔ جس طرح ایک بکرا ذبح کرنے کی خاطر مُنہ کے بل لِٹایا جاتا ہے اسی طرح تم بھی خدا کے احکام کی بجا آوری میں بے چُون و چرا گردن رکھ دو۔ جب تک کامل طور سے تم اپنے ارادوں سے خالی اور نفسانی ہوا و ہوس سے پاک نہ ہو جاؤ گے تب تک تمہارا اسلام، اسلام نہیں ہے۔ بہت ہیں کہ ہماری ان باتوں کو قصّہ کہانی جانتے ہوں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی سے ان کا ذکر کرتے ہوں گے مگر یاد رکھو کہ یہ اب آخری دن ہیں۔ خدا تعالیٰ فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ لوگ بے حیائی، حیلہ بازی اور نفس پرستی میں حد سے زیادہ گزر رہے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال اور توحید کا ان کے دلوں میں ذرا بھی خیال نہیں گویا ناستک مت ہو گئے ہیں۔ کوئی کام بھی ان کا خدا کیلئے نہیں ہے۔ پس ایسے وقت میں اُس نے اپنے ایک خاص بندہ کو بھیجا ہے تا اس کے ذریعہ سے دُنیا میں ہدایت کا نُور پھیلا دے اور گمشدہ ایمان اور توحید کو از سر نو دُنیا میں قائم کرے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۸)

پس قرآن مجید کی آیت بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور اس کی تشریح میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ عندالناس مسلمان کہلانے کے باوجود کسی بھی انسان کا عنداللہ مومن ہونا اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اسلام کے اصلی اور حقیقی معنوں کی رُو سے خدا تعالیٰ کے آگے گردن رکھ کر اپنے اُوپر فنا کی کیفیت وارد نہ کر لے اور بے چون وچرا خدا تعالیٰ کے جملہ احکام کو بجالانے کے لئے پوری طرح مستعد نہ ہو جائے۔ اس حقیقت کو حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کے بار بار ذہن نشین کرایا اور اسے میخ کی طرح ان کے قلوب میں گاڑ دیا جیسا کہ آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا:-

(۱) "عزیزو! اس دُنیا کی مجرّد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چُون وچرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچّہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔"

(۲) "توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دُکھ اُٹھاؤ۔ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی
سیرت طیبہ

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فجی

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا:۔

برادران! میں اس وقت بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح زندگی اور سیرت طیبہ کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے رہنے والے تھے۔ آپ کا مقام پیدائش قادیان ہے۔ اور تاریخ پیدائش ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء ہے۔ آپ جمعہ کے روز صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش توام صورت میں ہوئی۔ آپ سے پیچھے لڑکی پیدا ہوئی جو جلد فوت ہو گئی۔ آپ کے توام پیدا ہونے سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو اسلام کے مشہور بزرگ حضرت محی الدین ابن العربیؒ نے اپنی کتاب فصوص الحکم میں لکھی ہے کہ

"امام مہدی توام صورت
میں پیدا ہوں گے"۔

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام پنجاب کے ایک مشہور مغل خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو فارسی الاصل ہے۔ یہ خاندان اپنی وجاہت۔ عزت اور اثر کی وجہ سے ممتاز رہا ہے ایران کا مشہور بادشاہ تیمور بھی آپ کے جدی خاندان میں سے ہے آپ کے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا جو اپنے علاقہ کے مشہور رئیس تھے

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا بچپن نہایت نیک اور پاکیزہ تھا دوسرے بچوں کے ساتھ آپ کو فضول کھیلنے کودنے کی عادت نہ تھی۔ اور نہ شوخی و شرارت میں آپ کبھی بچوں کا ساتھ دیتے تھے۔ لیکن آپ مناسب حد تک بچپن میں ورزش میں حصہ لیتے تھے

جب آپ تعلیم کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کی تعلیم کے لئے گھر پر ہی استاد مقرر کر دیئے۔ جن سے آپ نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے والد صاحب سے جو ایک ماہر طبیب تھے طب کی کتابیں پڑھیں۔

جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے تو آپ کو دینی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق پیدا ہوا سب سے زیادہ آپ قرآن کریم نہایت توجہ اور تدبر سے پڑھتے۔ احادیث اور مثنوی رومی بھی زیر مطالعہ رہتیں۔ مطالعہ میں محویت کا یہ حال تھا کہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ان دنوں میں مجھے کتابوں
کے دیکھنے کی طرف اس قدر
توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں
نہ تھا میرے والد صاحب مجھے
بار بار یہی ہدایت کرتے تھے
کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے
کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے
ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق
نہ آوے"۔

(کتاب البریہ ص ۱۶۱ حاشیہ)

۱۸۶۴ء میں جب کہ آپ کی عمر ۲۹ یا ۳۰ سال کے قریب تھی آپ نے سیالکوٹ ڈسٹرکٹ آفس میں ملازمت اختیار کر لی سیالکوٹ میں آپ چار سال ملازم رہے اسکے متعلق دوست و دشمن سب کی متفقہ شہادت ہے کہ آپ نے دینی اور اخلاقی لحاظ سے ہر رنگ میں اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کی وجہ سے وہ سب لوگ جن کے ساتھ آپ کا واسطہ پڑا آپکی تعریف میں رطب اللسان تھے۔

جب آپ کی عمر چالیس سال کے قریب ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر بڑی کثرت سے رؤیا۔ کشوف اور الہامات کا دروازہ کھولا گیا۔ اور اسی زمانہ میں آپ نے سب سے پہلی مشہور کتاب "براہین احمدیہ" لکھکر شائع کی۔ جس میں آپ نے اسلام کی صداقت، قرآن کریم کی فضیلت۔ الہام اور وحی کی ضرورت اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر بہترین رنگ میں بحث کی ہے اور ساتھ ہی اپنا ملہم ہونا ظاہر کر کے اپنے بہت سے الہام اس میں چھپ کر دیتے ہیں۔ جن میں آئندہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ انہی میں سے ایک الہام یہ ہے:۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

ایک الہام یہ ہے:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر
دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں
سے اس کی سچائی ظاہر کر
دے گا"۔

ایک الہام یہ ہے:۔

قل انی امرت و انا
اول المومنین

یعنی "لوگوں سے کہہ کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں"۔

یہ پہلا الہام ہے جو ماموریت کے متعلق آپ پر نازل ہوا اور جس نے آپ کی زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز کر دیا۔

براہین احمدیہ اس پایہ کی کتاب ہے کہ محققین نے اسے اسلام کی طرف سے دفاع کا ایک شاہکار قرار دیا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو فرقہ اہل حدیث کے نامور لیڈر تھے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں براہین احمدیہ پر ریویو لکھتے ہوئے لکھا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب
اس زمانہ اور موجودہ
حالت کی نظر سے ایسی
کتاب ہے کہ جس کی نظیر
آج تک اسلام میں تالیف
نہیں ہوئی۔ ۔ ۔ ۔ اور
اس کا مؤلف بھی اسلام
کی مالی و جانی و قلمی و لسانی
و حالی و قالی نصرت میں ایسا
ثابت قدم نکلا ہے جس کی
نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت
ہی کم پائی گئی ہے"

شادی اور اولاد

میں اس موقعہ پر آپ کی شادی اور اولاد کے بارے میں بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ ایک خاص شان کا رنگ رکھتے ہیں۔

آپ کی پہلی شادی تو شروع جوانی میں ہی ہوئی تھی۔ اس بیوی کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۴ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی بشارت کے ماتحت دہلی کے ایک معزز سید خاندان میں دوسری شادی کی۔ آپ کی اس بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم تھا۔ ان کے والد صاحب کا نام میر ناصر نواب تھا۔ جو دہلی کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ میر درد کی نسل میں سے تھے اور نہایت پاک باطن اہل اللہ بزرگ تھے۔ اس شادی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو اولاد عطا فرمائی۔ وہ سب خدائی بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی اور ایک بیٹے کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو بذریعہ الہام بتایا کہ وہ ایک بہت اعلیٰ مقام کو پہنچیگا۔ اور اس کے ذریعہ خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی آپ کے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ذریعہ پوری ہوئی۔ جو ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۴ء میں آپکے دوسرے خلیفہ کی حیثیت میں جماعت احمدیہ کے امام مقرر ہوئے اور ۱۹۶۵ء میں وفات پائی

۱۸۸۸ء میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر آپ نے بیعت کا اعلان فرمایا اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ شہر میں آپ نے بیعت لینی شروع کی۔ پہلے دن چالیس افراد نے بیعت کی۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے نامور عالم مولوی نورالدین صاحب تھے۔ جو آپ کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔

۱۸۹۰ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو عیسائی اور مسلمان دونوں آسمان پر زندہ خیال کرتے ہیں اور آخری زمانہ میں ان کے دوبارہ آنے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظار کر رہے ہیں در اصل فوت ہو چکے ہیں اور ان کی دوسری آمد کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ خود آپ ہی وہ مثیل مسیح ہیں۔ آپ نے اشتہاروں اور کتابوں کے ذریعہ اپنے دعویٰ کا اعلان کیا۔ جس پر مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں قوموں میں ایک خطرناک جوش پیدا ہوا۔ اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ آپ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اسلام میں امام مہدی کے آنے کی جو پیشگوئی ہے وہ امام مہدی میں ہوں آپ نے اچھی طرح واضح کیا کہ مسیح اور مہدی الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جو دو حیثیتوں کی وجہ سے اس کو دیئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنے دعوے کے دلائل قرآن کریم اور احادیث سے کھول کھول کر بیان کئے۔ اور پُر حکمت عقلی ثبوتوں سے ان کو سورج کی طرح روشن کر کے دکھایا۔

آپ کا دعویٰ عین وقت پر ہوا۔ تمام دنیا کی قومیں آسمانی رہنما اور خدائی مصلح کی بے قراری سے منتظر تھیں۔ آپ کے دعوے کے ساتھ رفتہ رفتہ خدا کے بندے آپ کو ماننے کے لئے پورے ذوق اور اخلاص کے ساتھ آگے بڑھتے گئے اور خدائی وعدوں کے مطابق آپ کی قبولیت دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ مگر ایک طبقہ نے آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا اور آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اس جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ کفر کا فتویٰ لگانے سے تو میرا دعوے جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دنیا کے تختہ پر جو نبی اور مامور بھی آیا اس پر کفر کا فتوے لگایا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے جتنے بھی مامور اور پیارے دنیا میں آئے سب پر ان کی قوموں نے کفر کے فتوے لگائے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ خدا نے مجھے چار قسم کے نشان دیئے ہیں جو ہزاروں نشانوں اور معجزات پر مشتمل ہیں۔

اوّل: خدا نے مجھے قرآن کریم کے معارف اور حقائق اور دقیق حکمتوں کا علم دیا ہے۔ اس میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوم: خدا تعالیٰ نے مجھے عربی زبان کا علم معجزانہ طور پر بخشا ہے۔

سوم: خدا نے مجھے غیب کی خبریں اور عظیم الشان پیشگوئیاں بذریعہ وحی والہام بڑی کثرت سے عطا فرمائی ہیں۔ اس میں بھی میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

چہارم: مجھے قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہے اس میں بھی میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے اپنی کتابوں میں بار بار ان باتوں کو بیان فرمایا ہے

آپ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

آپ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل عاشق تھے۔ آپ نے اپنی تمام کتابوں میں بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت دائمی شریعت ہے مگر ایک قسم کی نبوت کا دروازہ کھلا ہے یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی۔ اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کے فیض مل سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر میں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی آ سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

آپ کی وفات ۷۶ سال کی عمر میں ۲۶ سال ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین سال قبل بذریعہ وحی و الہام بتایا تھا کہ اب وفات قریب ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے اپنی کتاب "الوصیت" تحریر فرمائی تھی۔

آپ نے اسی سال کے قریب نہایت معرکۃ الآراء کتابیں لکھی ہیں اور آپ نے ایک ایسی فعال جماعت قائم کی ہے جو پوری تندہی سے جانی و مالی قربانیاں کر کے آپ کے مشن کو اکناف عالم میں پھیلا رہی ہے۔ آپ کی وفات پر ہندوستان کے تمام اخباروں نے آپ کے بارے میں بڑی شان کے ریویو لکھے۔ میں اس وقت صرف ایک اخبار وکیل امرتسر کا ریویو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا آج دنیا سے اٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر جاتے ہیں۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ایثار! ایثار!! ایثار

مکرم قائد صاحب ایثار انصار اللہ مرکزیہ

ہم نازک ترین تو نہیں مگر نازک دوروں سے ضرور گزر رہے ہیں۔ یہ اس لئے کہ بعض ماموروں کی جماعتیں اس سے بھی بڑے بڑے نازک دوروں میں سے گزر چکی ہیں ایسے ایام صدیوں کے بعد آیا کرتے ہیں اور بڑے ہی خوش بخت افراد کو نصیب ہوا کرتے ہیں مگر یہ ایام امتحان کے ایام ہوا کرتے ہیں لہذا ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے تاہم یہ ایام گھبرانے اور مایوس ہونے کے نہیں ہوتے بلکہ پوری توجہ سنجیدگی اور انہماک کے ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریوں کے پرچۂ امتحان کے بہترین رنگ میں حل کرنے کے ہوتے ہیں جس طرح کمرۂ امتحان میں مدد لینے یا دینے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ان ایام میں بھی اپنے اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نگرانی یا یاد دہانی کرانے کا انتظار کرنا ان کی شان کے شایان نہیں ہوتا۔ بلکہ کلیتہً انحصار اپنی انتہا تک پہنچائی جانے والی مساعی اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہونا چاہیئے ایسی صورت میں ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ہمارے پیارے آقا کی یہ آواز ہمارے کانوں میں گونجے گی کہ "ناکامی ہمارے خمیر میں ہی نہیں"۔ نیز جس طرح اس دنیا کے طلباء کے لئے کمرۂ امتحان میں کامیابی سے گزارے جانے والے چند لمحات کامیابیوں اور رفعتوں کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح آزمائش اور ابتلاء کے دن بھی بہت جلد گزر جایا کرتے ہیں اور ان ایام کی صرف پیاری اور حسین یادیں ہی جو آنیوالی نسلوں کے لئے نشان راہ کا کام دیا کرتی ہیں باقی رہ جاتی ہیں۔ قصہ مختصر یہ بے حد ہی پیارے ایام ہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کے حصول کے لحاظ سے۔ ضرورت صرف سراپا قربانی اور ایثار سے اپنے دلوں کی زمین کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بھرپور فصلوں کے لئے تیار کرنے کی ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"جب سے خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زعماء مجالس انصار اللہ! براہ کرم اپنی ماہ احسان/جون کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد مرکز میں بھجوا دیں (قائد عمومی)

غلبۂ اسلام کیلئے مخلصانہ کوشش

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ مَتیٰ نصر اللہ۔ اے خدا تیری مدد کب آئے گی ..... اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے..... اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے۔"

ہماری جماعت کے جملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانے کو قریب تر لانے کیلئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ مَتیٰ نصر اللہ کی آواز دل سے اُس وقت اٹھتی ہے جب کہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

امید ہے ماہنامہ تحریک جدید کا جون کا شمارہ تمام خریدار اصحاب کو مل گیا ہوگا۔ یہ پرچہ خدا کے فضل سے ہر ماہ التزام کے ساتھ دس تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ دو چار روز میں تمام خریدار اصحاب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہوگا۔ اگر کبھی ہفتہ عشرہ انتظار کے بعد بھی پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیدیا کریں تاکہ پرچہ دوبارہ آپ کی خدمت میں پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

تبلیغ کے متعدد ذرائع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جس قسم کے اور جس قدر کام کی توفیق عطا فرماتا ہے اسے فاما بنعمة ربك فحدث کے ماتحت قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تحریک جدید کا پرچہ یہی کرتا ہے اس کے اوراق اسلام کی روز افزوں ترقی کے آئینہ دار ہیں۔

آپ خود بھی اس پرچہ کا مطالعہ فرمائیں اور غیر از جماعت احباب کو بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ اگر آپ کسی لائبریری یا کسی فرد کے نام پرچہ لگوائیں تو یہ اور بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے اور اس چندہ میں ایک ضخیم سالنامہ بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم احسن طریق پر تبلیغ کے فریضہ کو سر انجام دے سکیں اور اپنے خالق حقیقی کی رضا حاصل کر سکیں۔ آمین

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

شاہزادہ ظہیر الدین صاحب کے متعلق اعلان

حضرت شاہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانوی رض مبلغ ایران کے ایک فرزند شاہزادہ ظہیر الدین صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ضلع لاہور میں مدرس تھے اور چند سال پہلے ان کی وفات ہوئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے قیام کی جگہ اور جماعت سے وابستگی وغیرہ کے بارے میں معلومات ہوں تو مہربانی کر کے ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔

ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد
معرفت نظارت خدمت درویشاں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں ۱۹ سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ تربیتی اجتماع

مؤرخہ ۱۳ ر اخاء/ اکتوبر، یکم و ۲ ر نبوت/ نومبر ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء

بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم غلام محمود صاحب ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مہر رحمت خاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ $\frac{1}{22}$ واقع محلہ دار الیمن والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ (۲) غلام عباس صاحب پسر (۳) صفیہ بیگم صاحبہ دختر۔ استدعا ہے کہ پلاٹ $\frac{1}{22}$ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

میاں غلام محمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۰۸۰۱ ساکن عالم گڑھ ضلع گجرات نے ۱۳ ر جون ۱۹۴۷ء کو قادیان میں وصیت کی تھی۔ وہ ان دنوں قادیان میں بطور درویش مقیم تھے۔ ۱۹۵۰-۵۱ء میں پاکستان تشریف لائے تھے۔

ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام غوث صاحب نمبردار ساکن علی پور ضلع ملتان ۲۷ ر مئی ۱۹۷۵ء کو بوقت ۴½ بجے شام وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دوسرے روز ہم دونوں بھائی جنازہ لے کر ربوہ پہنچے۔ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت نماز جنازہ پڑھائی۔ والدہ صاحبہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت والدہ صاحبہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والدہ صاحبہ کی خاص تربیت اور دعاؤں کی بدولت ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں احمدیت کا خادم بنایا ہے۔ (ڈاکٹر محمد خان۔ علی پور۔ ضلع ملتان)

قائدین کرام! جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے
ہر جماعت کا بجٹ پہلے سے کہیں زیادہ ہونا چاہیئے

کیونکہ

- زمیندار اصحاب کی آمدنی خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہے۔ ان کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے یہ باور کیا جاتا ہے کہ ان کا بجٹ اصل آمد کے مطابق ہوگا اور پہلے سے کہیں زیادہ۔
- تاجر اصحاب، ڈاکٹر اصحاب، وکلاء اصحاب اور دیگر آزاد پیشہ احباب کی آمدنی بھی خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہے جملہ اصحاب کے اخلاص میں کوئی کمی نہیں اس لئے سب احباب انشاء اللہ اپنی آمد کے مطابق بجٹ بنوائیں گے۔ اور اس کے مطابق ادائیگی فرمائیں گے۔ جو پہلے سے کہیں زیادہ ہوگی۔
- ملازم احباب ہر قسم کے الاؤنس کو شامل کر کے اپنی کل آمد کے مطابق ادائیگی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے ایمان و اخلاص اور اموال و نفوس میں بے انتہا برکت دے اور اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے انہیں پہلے سے کہیں زیادہ قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

امتحان کمپارٹمنٹ
جامعہ احمدیہ

الفضل میں سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ جن طلبہ کی کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ ہے ان کا امتحان اگست ۱۹۷۵ء کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

کمپارٹمنٹ کے امتحان کا صرف ایک ہی موقع ملے گا اور یہ پاس کئے بغیر اگلے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

وقفِ جدید کے وعدہ اور وصولی کیلئے خاص کوشش کی جائے

"وقفِ جدید" کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ر احسان/ جون کو اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ حسب اعلان جملہ عہدیداران و احباب جماعت اپنے اپنے حلقہ اثر کی جماعتوں میں یکم تا ۱۰ر وفا/ جولائی "عشرہ وقفِ جدید" منا کر احباب جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کر رہے ہوں گے۔ وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے

(ناظم مال وقفِ جدید)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری ہر ماہ کی ۱۰ر تاریخ کو دفتر انصار اللہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اگر آپ نے اس وقت تک ماہ احسان/جون کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی تو براہِ کرم اولین فرصت میں بھجوا دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد دین صاحب آف تلونڈی موسےخاں عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد نواز گوندل زعیم انصار اللہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

محترم چوہدری فضل احمد صاحب سابق ناظر تعلیم کے بیٹے
چوہدری محمد احمد صاحب وفات پا گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری فضل احمد صاحب ریٹائرڈ بی۔ ای۔ ایس سابق ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے بیٹے مکرم چوہدری محمد احمد صاحب سابق درویش دار المسیح حال ساکن فیکٹری ایریا ربوہ چند ماہ کی علالت کے بعد ۳۰ر جون ۱۹۷۵ء کو بعمر ۵۲ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چھ بچے (ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے صرف ایک شادی شدہ ہے۔ باقی زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی جس کے بعد موسی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کے ضعیف العمر بزرگ والد محترم چوہدری فضل احمد صاحب کو نیز مرحوم کی بیوہ، بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو یہ عظیم صدمہ صبر جمیل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور مرحوم کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین ؕ

پتہ درکار ہے

مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۸۲ سابق سکونت محلہ دار الصدر غربی ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین مجالس اطفال و خدام کے حل شدہ پرچہ جات فوری بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم)